وفاق المدارس کا مجوزہ عالمی اجتماع

مولانا زاہد الراشدی

17 اپریل 2013ء کو وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے مرکزی دفتر ملتان میں وفاق کی امتحانی کمیٹی کے دو روزہ اجلاس کی پہلی نشست میں شرکت کا موقع ملا، جو اگلے سال 23,22,21 مارچ 2014ء کو ہونے والے عالمی اجتماع کی تیاریوں کے سلسلے میں مشاورت کے لئے مخصوص کی گئی تھی اور مجھے اس نشست میں شرکت کے لئے خاص طور پر بلایا گیا تھا، نشست کی صدارت، صدر وفاق حضرت مولانا سلیم اللہ خان نے فرمائی اور ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری نے عالمی اجتماع کے بارے میں وفاق المدارس کی مجلس عاملہ کے فیصلے کی تفصیلات بتائیں، جن کے مطابق وفاق المدارس کی پچاس سالہ تعلیمی و علمی خدمات کے حوالے سے مارچ 2014ء کی 22,21 اور 23 تاریخ کو اسلام آباد میں ایک عالمی اجتماع منعقد کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے، اس اجتماع میں وفاق المدارس سے اب تک فارغ التحصیل ہونے والے علماء، قراء اور حفاظ کی دستار بندی کی جائے گی، ملک کی سرکردہ علمی شخصیات کے علاوہ امام کعبہ، شیخ الازہر اور مہتمم دارالعلوم دیوبند سمیت دنیا بھر کی ممتاز دینی و علمی شخصیات خطاب کریں گی اور ایک محتاط اندازے کے مطابق دس لاکھ سے زائد افراد کی شرکت اس میں متوقع ہے۔

وفاق المدارس العربیہ پاکستان اہل السنۃ والجماعۃ حنفی دیوبندی مکتب فکر سے تعلق رکھنے والے دینی مدارس کا تعلیمی و امتحانی بورڈ ہے، جو ان مدارس کے تعلیمی نظام و نصاب کی تشکیل و نگرانی کرتا ہے، سالانہ امتحانات کا اہتمام کرتا ہے اور مختلف درجات کی اسناد جاری کرتا ہے جو مساجد و مدارس کے علاوہ عصری تعلیمی اداروں میں بھی درجہ بدرجہ تسلیم کی جاتی ہیں، ان مدارس کے فضلاء مختلف شعبوں میں تعلیمی اور دینی خدمات انجام دیتے ہیں اور مسلم معاشرے کی دینی راہنمائی کرتے ہیں۔

دینی مدارس کے نصاب و نظام میں ہم آہنگی پیدا کرنے اور یکساں امتحانی نظام رائج کرنے کی غرض سے ''وفاق

لمدارس العربیہ" کے قیام کا فیصلہ 22 مارچ 1957ء کو جامعہ خیر المدارس ملتان میں حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی زیر صدارت ممتاز علمائے کرام کے ایک اجلاس میں کیا گیا تھا اور اس کی باقاعدہ تشکیل 18-19 اکتوبر 1959ء کو عمل میں آئی تھی، تب سے یہ ادارہ تسلسل کے ساتھ اپنے مقاصد واہداف کے لئے مصروف عمل ہے، مولانا شمس الحق افغانیؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا مفتی محمد عبداللہؒ، مولانا محمد ادریس میرٹھیؒ اور مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہیدؒ جیسے اکابر علمائے کرام مختلف اوقات میں وفاق کے عہدہ دار رہے ہیں جبکہ اس وقت جامعہ فاروقیہ کراچی کے سربراہ مولانا سلیم اللہ خان وفاق کے صدر اور جامعہ خیر المدارس ملتان کے مہتمم مولانا قاری محمد حنیف جالندھری سیکریٹری جنرل کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔

یہ پاکستان کا سب سے بڑا پرائیویٹ تعلیمی بورڈ ہے جس کے تحت سولہ ہزار چھ سو اڑتیس (16,638) مدارس اس وقت تعلیمی خدمات میں مصروف ہیں اور ان میں اکیس لاکھ (21,00,000) سے زائد طلبہ وطالبات زیر تعلیم ہیں جبکہ ایک لاکھ (1,00,000) سے زائد معلمین اور معلمات تعلیم و تدریس کے فرائض میں مگن ہیں، وفاق المدارس سے ملحق مدارس سے اب تک فارغ التحصیل ہونے والے فضلاء کی تعداد ایک لاکھ تین ہزار نو سو بارہ (1,3,912)، فاضلات کی تعداد ایک لاکھ تیرہ ہزار آٹھ سو ایک (1,13,801) اور حفاظ کی تعداد آٹھ لاکھ (8,00,000) سے زائد ہے۔

دینی مدارس کا تعلیمی نظام ہجری سن کے حساب سے چلتا ہے جو شوال المکرّم سے شروع ہو کر رجب کے آخر تک مکمل ہو جاتا ہے اور شعبان المعظم کی ابتداء میں ملک بھر میں ایک ہی ہفتے کے دوران سالانہ امتحانات ہوتے ہیں جو باقاعدہ تحریری ہوتے ہیں، ماہرین کی نگرانی میں پرچے مرتب ہوتے ہیں، تجربہ کار اساتذہ امتحانات کے ایک نظم کے تحت نگرا کرتے ہیں، پرچوں کی مارکنگ کی نگرانی خود صدر وفاق کرتے ہیں، سیکریسی اور رازداری کا مکمل اہتمام کیا جاتا ہے ا پوری ذمہ داری اور احتیاط کے ساتھ سندات جاری کی جاتی ہیں، اس سال یہ سالانہ امتحانات (8 جون بمطابق 9 رجب) سے شروع ہو رہے ہیں جو ایک ہفتہ جاری رہیں گے، ان کے لئے ملک بھر میں ایک ہزار تین سو نو (1,309) امتحانی مراکز قائم کئے گئے ہیں اور مجموعی طور پر دو لاکھ چھ سو چونسٹھ (2,00,664) طلبہ اور طالبات اس سال مختلف درجات کے امتحانات میں شریک ہو رہے ہیں۔

دینی مدارس کا نمایاں امتیاز یہ ہے کہ وہ اپنے طلبہ اور طالبات کی غالب اکثریت کو مدارس کے ہاسٹلز میں قیام وطعام کی سہولتیں فراہم کرتے ہیں، نصابی کتابیں مہیا کرتے ہیں جبکہ مدارس میں مقیم طلبہ وطالبات کو علاج ومعالجہ کی سہولتیں بھی میسر ہوتی ہیں، یہ سب سہولتیں بلا معاوضہ فراہم کی جاتی ہیں بلکہ بعض مدارس ان سہولتوں کے ساتھ طلبہ کو جیب خرچ کے لئے ماہانہ وظیفہ بھی دیتے ہیں، ان سہولتوں پر ہونے والے اخراجات اربوں روپے کے حساب سے ہوتے ہیں جو دین دار

مسلمانوں اور اصحاب خیر کے رضا کارانہ تعاون سے پورے ہوتے ہیں، اس سے دینی تعلیم کے ساتھ عام مسلمانوں کی محبت اور دل چسپی کا بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے، یہ دینی مدارس سرکاری فنڈز وصول کرنے سے گریز کرتے ہیں، اپنے اخراجات عام مسلمانوں کے تعاون سے پورا کرنے کو ترجیح دیتے ہیں اور سرکاری امداد ونگرانی سے بے نیاز ہو کر آزادانہ ماحول میں کام کرنا پسند کرتے ہیں۔

اس پس منظر میں اگلے سال مارچ میں وفاق المدارس کے تحت اسلام آباد میں ہونے والا عالمی اجتماع بلاشبہ تاریخی اہمیت وحیثیت کا حامل ہوگا اور اس کے اثرات نہ صرف پاکستان بلکہ پورے خطے میں محسوس کئے جائیں گے، وفاق المدارس نے اس اجتماع کے لئے ابھی سے تیاریاں شروع کردی ہیں اور مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کی سرکردگی میں مرکزی نگران کمیٹی قائم کردی ہے جس میں ملک کے تمام صوبوں سے سرکردہ حضرات کو شامل کیا گیا ہے، مولانا قاضی عبدالرشید کی نگرانی میں اسلام آباد اور راولپنڈی کے ممتاز علمائے کرام پر مشتمل انتظامی کمیٹی بنائی گئی ہے جو اجتماع کی جگہ کا تعین کرے گی اور ضروری انتظامات کی نگرانی کرے گی۔ مولانا مفتی محمد طیب (فیصل آباد) کی سرکردگی میں مالیاتی کمیٹی قائم کی گئی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ مولانا ابن الحسن عباسی، مولانا عبدالقدوس محمدی، مولانا جمیل الرحمٰن فاروقی، مولانا عدنان کاکاخیل، مولانا سیف اللہ نوید، مولانا محمد ابراہیم سکرگاہی اور راقم الحروف پر مشتمل ''میڈیا کمیٹی'' تشکیل دی گئی ہے جس کی مسئولیت راقم الحروف کو سونپی گئی ہے، اسی طرح مختلف ممالک میں تدریسی تعلیمی اور دینی خدمات انجام دینے والے فضلائے وفاق سے رابطوں کے لئے مختلف کمیٹیاں قائم کی گئی ہیں اور طے پایا ہے کہ 11 مئی کو ہونے والے عام انتخابات کے فوراً بعد یہ سب کمیٹیاں متحرک ہوجائیں گی اور عالمی اجتماع کے لئے رابطہ مہم کا آغاز کردیا جائے گا، ان شاء اللہ تعالیٰ۔

وفاق المدارس کی مجلس عاملہ نے اس اجتماع کا فیصلہ کر کے جہاں وقت کی ایک اہم ضرورت کو پورا کرنے کی طرف قدم بڑھایا ہے، وہاں بہت بڑا ''رسک'' بھی لے لیا ہے، مختلف خدشات وخطرات کا اظہار کیا جارہا ہے اور ان میں سے بہت سے خدشات ایسے ہیں جنہیں نظر انداز نہیں کیا جاسکتا، مگر دیوبندیت کا مزاج ہی خطرات وخدشات کے جلوس میں آگے بڑھنے اور سفر جاری رکھنے کا ہے، اس لئے مجھے یقین ہے کہ ماضی کی طرح اب بھی یہ ''رسک'' کامیاب رہے گا اور خدمات وفاق المدارس کے حوالے سے منعقد ہونے والا یہ عالمی اجتماع ملت اسلامیہ کی تعلیمی وفکری تاریخ میں ایک نئے دور کا نقطۂ آغاز ثابت ہوگا، ان شاء اللہ تعالیٰ

☆......☆......☆